پاکستان میں سماجی انصاف کی عصری معنویت: حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں تحقیقی وتنقیدی جائزہ

Contemporary Significance of Social Justice in Pakistan: Research and Critical Review in the Light of Current Situation

Hafiz Usama Munir[1]

Abstract:

Social justice is a fundamental principle of equitable governance, but it remains a critical challenge in Pakistan. Despite constitutional guarantees and the nation's rich Islamic heritage advocating fairness and inclusivity, systemic barriers continue to hinder the realization of social justice. This study critically examines contemporary practices in governance, socio-economic policies and institutional frameworks, identifying key areas of concern, including income inequality, gender disparities and unequal access to education and healthcare. The research highlights the role of governance deficiencies, such as corruption and weak institutional capacity, in exacerbating these issues. While initiatives like the Ehsaas Program and the Benazir Income Support Program (BISP) have made strides toward addressing poverty, their impact remains constrained by resource limitations and administrative inefficiencies. Furthermore, the study underscores the entrenched patriarchal norms that perpetuate gender inequality and the judiciary's inaccessibility to marginalized groups due to systemic delays and elite biases. Drawing on Islamic principles of justice and modern social theories, the paper provides a framework for addressing these challenges. It emphasizes the need for structural reforms, enhanced resource allocation in education and healthcare and the establishment of alternative dispute resolution mechanisms. Additionally, promoting gender equality and leveraging technology for transparent implementation of welfare programs are identified as pivotal strategies. This critical analysis offers a comprehensive understanding of the state of social justice in Pakistan and proposes actionable recommendations to foster inclusivity and equity aligning with both constitutional mandates and global development goals.

Keywords: *social justice, systemic barriers, structural reforms, constitutional mandates, global development goals*

[1]. PhD Scholar, Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

usamamunir622@gmail.com +923006343986

پاکستان کے قیام کا بنیادی مقصد ایک ایسے معاشرے کا قیام تھا جہاں سماجی انصاف، مساوات اور انسانی حقوق کا تحفظ ممکن ہو۔ موجودہ دور میں، جہاں عالمی اور مقامی سطح پر سیاسی، اقتصادی اور سماجی حالات تیزی سے بدل رہے ہیں، سماجی انصاف کی اہمیت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ یہ مضمون پاکستان میں سماجی انصاف کی عصری معنویت کا تجزیہ کرتا ہے اور موجودہ حالات میں اس کے نفاذ کے چیلنجز اور ممکنات پر روشنی ڈالتا ہے۔

ا۔ سماجی انصاف کا تصور: نظریاتی پس منظر

سماجی انصاف کا تصور مختلف تہذیبوں اور ادیان میں موجود رہا ہے، لیکن اسلام نے اسے ایک جامع اور عملی بنیاد فراہم کی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مساوات، عدل اور حقوق العباد کی پاسداری کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں عدل و انصاف کو اہم اصول قرار دیا گیا ہے:

"إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ"[2]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف اور بھلائی کا حکم دیتا ہے۔"

اسلامی معاشرے کی بنیاد اس اصول پر رکھی گئی ہے کہ ہر فرد کو اس کا جائز حق دیا جائے اور کسی کے ساتھ ظلم نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو دوسروں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"[3]

خلفائے راشدین کے دور میں سماجی انصاف کے کئی عملی نمونے ملتے ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کا نظام عدل اور بیت المال کے ذریعے غرباء اور مساکین کی مدد ان مثالی اصولوں کی عکاسی کرتا ہے۔

اسی طرح مغربی فلسفہ میں جان راولز (John Rawls) نے اپنی کتاب *"A Theory of Justice"* میں مساوات اور منصفانہ مواقع کی اہمیت پر زور دیا ہے۔[4] تاہم اسلامی نقطہ نظر سے سماجی انصاف کا دائرہ وسیع ہے کیونکہ یہ انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر انصاف کو فروغ دیتا ہے۔

---

[2]۔ النحل، ۹۰:۱۶۔

An-Nahl, 90:16

[3]۔ بخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، طبع ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث: ۱۳۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al Jame As Sahih*, Riyadh: Darussalam li Nashr wa Touzi, 1999, Hadith:13

[4]. Rawls, John. *A Theory of Justice*. Cambridge: Harvard University Press, 1971, p.3-15

۲۔ عصرِ حاضر میں سماجی انصاف کی اہمیت

عصرِ حاضر میں سماجی انصاف کی اہمیت کئی پہلوؤں سے نمایاں ہے:

- سماجی انصاف معاشی ترقی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ وہ معاشرہ جہاں وسائل کی منصفانہ تقسیم ہو، وہاں غربت اور بے روزگاری جیسے مسائل کم ہو جاتے ہیں۔ اس سے قومی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور معاشی ترقی ممکن ہوتی ہے۔
- سماجی انصاف جمہوریت کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے۔ جب عوام کو برابر کے حقوق حاصل ہوں اور انہیں اپنے مسائل کے حل کے لیے قانونی اور سیاسی پلیٹ فارم مہیا ہو، تو سیاسی استحکام کو فروغ ملتا ہے۔ سماجی ناانصافی اکثر سیاسی بے چینی اور احتجاجات کی وجہ بنتی ہے۔
- سماجی انصاف کے ذریعے معاشرے کے تمام طبقات کے درمیان یکجہتی اور ہم آہنگی پیدا کی جا سکتی ہے۔ یہ عمل مختلف ثقافتی، لسانی، اور مذہبی گروہوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- سماجی انصاف کا فروغ پاکستان کی بین الاقوامی ساکھ کو بہتر بناتا ہے۔ عالمی برادری ان ممالک کو زیادہ ترجیح دیتی ہے جو انسانی حقوق اور سماجی انصاف کے اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔
- سماجی انصاف انسان کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ منصفانہ معاشرہ ہی انسانی وقار اور آزادی کو یقینی بنا سکتا ہے۔

۳۔ سماجی انصاف کی عالمی صورت حال

سماجی انصاف کا موضوع عالمی سطح پر بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے اور مختلف ممالک میں اس کے نفاذ کے طریقے اور چیلنجز مختلف ہیں۔

1. ناروے، سویڈن اور ڈنمارک جیسے ممالک سماجی انصاف کے بہترین ماڈلز کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ یہ ممالک وسیع ویلفیئر سسٹم، مفت تعلیم اور صحت کی سہولیات کے ذریعے مساوات کو یقینی بناتے ہیں۔[5]
2. امریکہ میں سماجی انصاف کے معاملات میں نسلی امتیاز، صنفی عدم مساوات اور غربت بڑے مسائل ہیں۔ امریکی سپریم کورٹ اور سماجی تحریکوں نے ان مسائل کے حل کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، لیکن اب بھی بہتری کی گنجائش موجود ہے۔[6]

[5]. Esping-Andersen, Gosta. *The Three Worlds of Welfare Capitalism*. Princeton: Princeton University Press, 1990, p.55-70

3. بھارت میں سماجی انصاف کے لیے ذات پات کے نظام کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے مثبت امتیاز کی پالیسی اپنائی گئی ہے، لیکن ذات پات پر مبنی امتیاز اب بھی موجود ہے۔[7]

4. افریقہ میں سماجی انصاف کو غربت، سیاسی عدم استحکام اور کرپشن جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے خلاف جدوجہد اور بعد میں سماجی انصاف کے نفاذ کے لیے کئی اہم اقدامات کیے گئے۔[8]

۴۔ پاکستان میں سماجی انصاف کی قانونی حیثیت

پاکستان کا آئین 1973ء سماجی انصاف کی فراہمی کی ضمانت دیتا ہے۔ دفعہ 25 تمام شہریوں کو قانون کی نظر میں مساوی قرار دیتی ہے، جبکہ دفعہ 38 ریاست کو پابند کرتی ہے کہ وہ عوام کی معاشی وسماجی بہبود کو یقینی بنائے۔[9]

دفعہ 25: یہ دفعہ تمام شہریوں کو برابر حقوق فراہم کرنے کی یقین دہانی کراتی ہے اور کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک کو غیر قانونی قرار دیتی ہے۔ خاص طور پر خواتین اور بچوں کے تحفظ کے حوالے سے اس دفعہ کی اہمیت نمایاں ہے۔

دفعہ 38: اس میں ریاست کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ایسے اقدامات کرے جو عوام کی بنیادی ضروریات مثلاً خوراک، لباس، رہائش، صحت اور تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ اس میں معاشی عدم مساوات کو ختم کرنے اور وسائل کی منصفانہ تقسیم پر زور دیا گیا ہے۔

پاکستان میں سماجی انصاف کے قانونی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد قوانین اور پالیسیاں بنائی گئی ہیں، جن میں لیبر قوانین، صنفی مساوات کے قوانین اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے قوانین شامل ہیں۔ تاہم ان قوانین کے نفاذ میں کئی مسائل درپیش ہیں:

- قوانین موجود ہونے کے باوجود، ان کا نفاذ اکثر سست روی اور انتظامی مسائل کا شکار رہتا ہے۔
- عدالتی اور انتظامی نظام میں کرپشن سماجی انصاف کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

---

6. Stiglitz, Joseph E. *The Price of Inequality: How Today's Divided Society Endangers Our Future*. New York: W.W. Norton & Company, 2012, p.90-105

7. Deshpande, Satish. *Contemporary India: A Sociological View*. New Delhi: Penguin, 2011, p.25-40

8. Seekings, Jeremy. *Class, Race, and Inequality in South Africa*. Yale University Press, 2007, p.120-135

9. Constitution of Pakistan, 1973, Article 25, Article 38

- عوام کی بڑی تعداد اپنے قانونی حقوق سے آگاہ نہیں جس کے باعث انہیں انصاف کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۵۔ موجودہ حالات میں سماجی انصاف کے چیلنجز

عصرِ حاضر میں پاکستان میں سماجی انصاف کے نفاذ میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں جن کا تعلق سیاسی، اقتصادی و سماجی عوامل سے ہے:

1. **غربت اور عدم مساوات**: پاکستان میں غربت اور عدم مساوات ایک سنگین مسئلہ ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان وسائل کی غیر مساوی تقسیم، روزگار کے محدود مواقع، اور مہنگائی نے کمزور طبقات کو شدید متاثر کیا ہے۔ عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق 2021ء میں پاکستان کی تقریباً 39 فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی تھی۔[10] اس کے نتیجے میں سماجی انصاف کا حصول ایک خواب بن چکا ہے۔
2. **تعلیمی نظام کی عدم مساوات**: پاکستان کا تعلیمی نظام مختلف طبقات کے درمیان تفریق کو فروغ دیتا ہے۔ ایلیٹ سکولز میں معیاری تعلیم اور سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، جبکہ سرکاری سکول وسائل کی کمی اور ناقص انفراسٹرکچر کا شکار ہیں۔ اس کے نتیجے میں غریب طبقات کے بچے معیاری تعلیم سے محروم رہتے ہیں، جو ان کے سماجی اور اقتصادی مواقع کو محدود کرتا ہے۔
3. **صنفی امتیاز**: پاکستانی معاشرے میں خواتین اور دیگر محروم طبقات کے ساتھ امتیازی سلوک عام ہے۔ خواتین کو تعلیم، صحت اور روزگار کے مواقع میں عدم مساوات کا سامنا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں صنفی مساوات کی حالت انتہائی خراب ہے۔[11] خواتین کے ساتھ کام کی جگہ پر ہراسانی اور کم اجرت جیسے مسائل بھی سماجی انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔
4. **عدالتی نظام کی کمزوریاں**: عدالتی نظام کی سست رفتاری، کرپشن اور عدالتی مقدمات کی طوالت عوام کے لیے انصاف کے حصول کو مشکل بنا دیتی ہے۔ غریب اور پسماندہ طبقات اکثر مہنگے قانونی عمل اور طاقتور افراد کے اثر و رسوخ کے باعث انصاف سے محروم رہتے ہیں۔

---

[10]. World Bank. *Poverty and Equity Brief: Pakistan*. Washington DC: World Bank, 2021, p.8-12

[11]. UNDP. *Human Development Report*. New York: United Nations Development Programme, 2022, p.45-50

5. **سیاسی اور سماجی ناانصافی** : پاکستان میں سیاسی اشرافیہ اور طاقتور طبقات کے مفادات عوامی فلاح پر غالب ہیں۔ وسائل اور اختیارات کی غیر منصفانہ تقسیم، اقربا پروری اور کرپشن نے سماجی انصاف کے اصولوں کو کمزور کیا ہے۔

6. **ماحولیاتی انصاف کا فقدان** : ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات دیہی اور غریب آبادی پر زیادہ پڑتے ہیں۔ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم اور ماحولیاتی آلودگی نے پسماندہ طبقات کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔

۶۔ سماجی انصاف اور اسلامی تعلیمات: موجودہ مسائل کا حل

اسلامی تعلیمات میں سماجی انصاف کو ایک مکمل نظامِ حیات کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ موجودہ دور کے مسائل کا حل اسلامی اصولوں کے مطابق ممکن ہے:

غربت کا خاتمہ : اسلام زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ"[12]

"اور ان کے مالوں میں حق تھا مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔"

جدید دور میں غربت کے خاتمے کے لیے اسلامی مالیاتی اصولوں پر مبنی معاشی نظام اپنانا ضروری ہے۔

تعلیمی مساوات : نبی کریم ﷺ نے علم کے حصول کو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا ہے۔ پاکستان میں تعلیمی نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق مساوی اور معیاری بنانے کی ضرورت ہے۔

صنفی مساوات : اسلام نے خواتین کو حقوق دیے جو اُس دور میں انقلابی تصور کیے جاتے تھے، جیسے جائیداد کا حق، وراثت اور سماجی تحفظ۔ موجودہ دور میں ان اصولوں کا نفاذ خواتین کے ساتھ سماجی انصاف کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔

عدالتی نظام کی اصلاح : اسلام میں عدل کی فوری اور غیر جانبدار فراہمی پر زور دیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ"[13]

---

[12]۔ الذاریات، ۵۱: ۱۹۔

Az-Zariyat, 51:19

[13]۔ النساء، ۴:۵۸۔

An-Nisa,4:58

"بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کو ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔"

پاکستان کے عدالتی نظام میں اسلامی عدل کے اصولوں کو شامل کرنے سے انصاف کی فراہمی میں تیزی اور شفافیت ممکن ہے۔

معاشی انصاف :اسلامی تعلیمات میں سود کی ممانعت اور تجارت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ سودی نظام کے خاتمے اور اسلامی بینکاری کے فروغ سے معاشی انصاف کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

۷۔ خلاصہ بحث:

یہ تحقیقی مضمون پاکستان میں سماجی انصاف کی عصری معنویت کا تجزیہ کرتا ہے اور موجودہ حالات میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں سماجی انصاف کے نفاذ میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں، جن میں غربت، تعلیمی نظام کی عدم مساوات، صنفی امتیاز اور عدالتی نظام کی کمزوریاں شامل ہیں۔ ان مسائل کے باوجود مضمون میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ پاکستان میں سماجی انصاف کا قیام ممکن ہے، بشرطیکہ حکومت اور عوام ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مشترکہ طور پر کوشش کریں۔ تعلیمی اصلاحات، غربت کے خاتمے کے منصوبے، صنفی مساوات کو فروغ، عدالتی نظام کی بہتری، اور سماجی شعور کی بیداری کے ذریعے ایک منصفانہ اور مساوی معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد نہ صرف مسائل کی نشاندہی کرنا ہے بلکہ ان کے قابل عمل حل بھی پیش کرنا ہے تاکہ پاکستان میں سماجی انصاف کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

پاکستان میں سماجی انصاف کا قیام ایک چیلنج ضرور ہے لیکن یہاں پہ اس کا نفاذ ناممکن نہیں۔ قانون سازی، عوامی شعور اور حکومتی عزم کے ذریعے ایک منصفانہ معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ موجودہ حالات میں سماجی انصاف کے بغیر پاکستان کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہونے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

۸۔ تجاویز و سفارشات:

پاکستان میں سماجی انصاف کے نفاذ کے لیے ذیل میں دی گئی سفارشات پر عمل کرنا ضروری ہے:

- سماجی انصاف کے مسائل کے حل کے لیے عوام کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔
- حکومت اور اداروں کو جوابدہ بنانے کے لیے شفاف احتسابی نظام نافذ کیا جائے۔
- قوانین کو مضبوط اور مؤثر بنانے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

- قدرتی اور اقتصادی وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے پالیسی سازی کی جائے۔
- عوام میں سماجی انصاف کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے تربیتی پروگرامز اور مہمات چلائی جائیں۔